

نہیات کی کیا ضرورت ہے اسی طرح مامورات کا بجالانا بھی مقدم و لازم و مشروط ہے
 کہنا ہون سے سوا نبی علیہم السلام کی کیسے نعمت میسر نہیں ہو سکتی جو یا اہل بیت
 ولی اللہ ہو یا عالم باللہ جو بطرح گناہ و مہلکات ہوتے ہیں اسی طرح طاعات و نہیات
 میں پس جس شخص کے مناسبت قیامت میں نہیات پر غالب ہونگے گو ایک ہی حسنہ
 کیون نہ تو وہ شخص عذابِ بنا سے نجات پائیگا اور جس کے سیئات مناسبت پر بڑھ
 جائیں گے گو ایک ہی سیدہ کیون نہ تو وہ شخص معذب ہوگا اسی جگہ سے علماء و سخی نے
 کہا ہے کہ فعل مامور مقدم ہے بر اجتناب منذور پر تو اب ہر مومن من سامحین پر واجب ہے
 کہ اگر بالکل اپنے وقت کو مشغل عبادت خدا میں بسر کرے تو جو عبادت ہر اہل ایمان
 یا ہشتاد واریا یا سال یا تمام عمر میں ایک یا چار یا چند بار فرض ہے یا سنت حتی الامکان
 اس کے بجالانے میں سرگرم و مستعد رہے تاکہ غدرات و فجرات کی بحکافات ہوتی رہے
 اور مستموم اس آیت شریفہ کا مستحق ہو جائے ان الحسنات یدہبن الیہا
 اور مصداق اس حدیث کا پایا جائے اتبع السيئة الحسنة تتجأ پر جو کوئی
 اس مقدار سے زیادہ حسنات کرے گا او سکا اجر اور زیادہ ہوگا کیونکہ ایک حسنہ کے
 لیے دس گنا ثواب تو مقرر ہی ہے لیکن اس کے اپنے فضل و کرم سے ہمراہ صحت نیت
 و صدق دل کے ساتھ ہو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دیا ہو یہاں تک کہ حق میں
 صابرین صادقین کے فرمایا ہو انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب
 اور حق میں صوم کے ارشاد کیا ہو کل علی ابن ادم له الا الصوم فانه لی وانا

اجزی بہ اسکو تخمین سے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آپ میں اس لئے میں
تہیہ وارڈ کر بعض اعمال روز و شب اور ہفتہ وار و ماہوار و سالوار کا لکھنا ہوتا
عادل آخرت کو پاسبی کہ ہر ماہ میں اس ماہ کے اعمال کا مطالعہ اس لئے میں کر کے
اور مراتب احکام و آداب ارکان ہر عمل کو رسائل فقہ سنت سے معلوم فرما کے کمال
خلوص کے ساتھ بخوبی قلب و عمل ہر ماہ میں بجالاے اور جو عمل روزانہ یا ہفتہ وار
ہو اس پر تو یہ دوست کرنا ہر روز و ہر ہفتہ ہی میں ضروری واللہ المستعان یہ اللہ تعالیٰ

عمل روز و شب

رات دن کا عمل نفس کتاب عزیز و سنت مطہرہ نماز پنجگانہ ہر اسکو اول وقت میں
بعد طہارت وضو یا غسل کے برعایت آداب سنن و اذکار بجالاے اور نماز
کو مسجد محلہ یا مسجد جامع میں جماعت کے ساتھ ادا کرے صفت اول کی طبری
فصیلت آئی ہے اسی طرح اذان کہنے اور اس کے جواب بخنی کی پہر قاست کہنی کی
اور مسجد کے پاک صاف رکعت کی اور خوشبودار کرنیکی اور لزوم و جاوس کی مسجد
بانتظار نماز دیگر لکن عورتیں گھر کی مسجد میں نماز پڑھیں ان کے لیے یہی افضل ہے
مگر نماز عیدین کہ اس دن عید گاہ جا کر شریک نماز یا دعا ہوں نماز پنجگانہ کی
حفاظت کرنا اور ان کے وجوب پر ایمان لانا فرض ہے نماز فرض کو مسجد میں
اور سنن رواتب کو گھر میں ادا کرنا افضل ہے گو مسجد نبوی ہو فضائل مطلق نماز

کے اور رکوع و سجود و شفع کے جدا جدا حدیث میں ہے میں محض زمین نماز پڑھنا
 افضل ہے نماز جماعت سے ہر نماز کی فضیلت منجملہ نماز پنجگانہ کو اٹھا آئی ہے ایک شخص کے
 بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے پر فرشتے دعائی مغفرت و حرمت کرتے ہیں
 اسکا نام رباط ہے بعد نماز صبح و عصر کے مسئلے پر شہیکر اسد کا ذکر کرتا اسکی بڑی
 فضیلت آئی ہے نماز میں ہر رکن کو بعد امام کے بجلا سے اوپر تقسیم کر کے نماز
 بی حضور دل کے ایک جسم بی روح ہوتی ہے کہی سوان حصہ کہی خوان یا آٹھواں
 یا ساتواں یا ہٹایا یا نچوان یا چوتھائی یا تہائی لکھا جاتا ہے حدیث میں بت کیا آئی ہے
 محافظت کرنے کی بار در کعت سنن و واتب پر ہر رات دن میں اور ست ہر نماز کی
 فضیلت جدا گانہ کہتی ہے کسی پر وعدہ جنت کا آیا ہو اور کسی پر وعدہ حرمت کا
 پہ فضائل فرائض کا کیا پوچھنا آتے سوا نماز و ترغیب بہت ترغیب ہی ہے اللہ تعالیٰ
 و ترکہ و دست رکھتا ہے بڑی فضیلت بعد نماز قرآن کے نماز تہجد و اشراق کو ہے
 اسکی برابر کوئی نماز نہیں ہے اگر ہمیشہ تہجد نہ پڑھ سکے تو ماہ رمضان میں تہجد پڑھی
 پڑھے پہ اگر کوئی گناہ ہو جاے دن میں یا رات میں تو نماز تو بہ پڑھے اور استغفار
 کرے دوسرا عمل روزانہ یہ ہے کہ ہر روز کچھ صدقہ دے اگرچہ ایک گروہ یا زکی ہو یا
 ایک ڈلی نمک کی یا دوروٹی یا دو پیسے و نحو ہا تمیز اعمال روزانہ یہ ہے کہ ہر روز قرآن پاک
 میں نظر کرے زیادہ نہو سکے تو ایک ہی رکوع پڑھ لیا کرے اور دیکھ کر پڑھے پہ اگر ترجمہ
 اردو یا فارسی یا عربی پر بھی نظر ڈالے تو نور علی نور ہے اوس عمل کا اثر و اجر زیادہ

ہوتا ہے جس پر موانعت کی جاتی ہے گو قلیل ہو بخلاف اس عمل کثیر کے جسکو انسان د
کا ذکر تاہم جو تعامل و زمانہ یہ ہو کہ درود شریف کا وظیفہ رکھے اسکی فضیلت و منفعت
بحد و حساب ہی پانچواں غل یہ ہو کہ کسی بیمار کی شلاعیادت کرے یا کسی کے جنازہ
پر حاضر ہو پشما غل یہ ہو کہ جب سجد میں جاے تحیمہ السجد پڑھ کر بیٹھے سا تو ان عمل یہ ہے
کہ جتنی دیر سجد میں ٹھہرے نیت انگن کی کر لے آٹھواں غل یہ ہو کہ افشاء سلام بل
سجد وغیرہ پر کرے تو ان غل یہ ہو کہ ہر شخص سے باخلاق حسنہ پیش آئے دسواں غل
یہ ہو کہ ہر روز تحصیل علم دین میں رہے غزالی نے اوقات روز و شب کے تعمیر کا
طریقہ لکھا ہے اگر مویب اس کے کار بند ہو سکے تو بڑی سعادت ہے تینہ ذکر اسکا دوسرے
رستے میں کیا ہے ۶

عمل منفعت

اس میں نماز جمعہ ہی یہ مثل نماز چچگانہ کے فرض ہے جو شرائط و آداب و احوال نماز چچگانہ کے
ہیں وہی اس نماز کے لیے مقرر ہیں یہ نماز فقط دو خطبوں میں نماز چچگانہ سے ممتاز ہے
پس فقہار نے جو بہت سے شرائط واسطے نماز جمعہ کے لکھے ہیں جس پر سلطان یا نا
سلطان کا ہونا یا تصر جامع اور حمام کا ہونا یا تعداد جماعت کی کہ اتنے آدمی ہوں
سو یہ شرطیں بے دلیل ہیں بلکہ نماز جمعہ ایک امام ایک مقتدی سے بھی ادا ہو جاتی
ہو مان اس نماز کے لیے اول سے سجد میں آنا اور جمعے کے دن نہانا اور خوشبو لٹنا

اور خاصوش رہنا اور کیوں پامال نہ کرنا سنون ہے سفر السعاده میں جمعہ کے خصوصیت
کو بہت اظہار کیا ہے اور وہ خصائص غالباً حدیث سے ہی ثابت ہیں ۳۲ یا
۳۳ یا ۱۰۱ حضرت اسد بن کی بہت تعظیم کرتے اور انواع تشریف و مکرم کے ساتھ
خاص فرماتے اور انواع عبادات بجالاتے اسد بن کثرت درود کی فضیلت نسبت
اور ایام کے زیادہ تر ہر اس دن میں ایک ساعت خفیف ہوتی ہے جو کوئی نماز میں
اوسم اللہ سے دعا کرتا ہو وہ دعا قبول ہوتی ہے اس ساعت کی تعین میں بڑا احتیاط
ہر دو قول قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے تا ختم نماز وہ ساعت ہوتی
ہے اسکو ابو موسیٰ اشعری نے رفعا روایت کیا ہے وادہ مسلحہ دوسرے یہ کہ رسیان
نماز عصر و غروب آفتاب کے ہوتی ہے وادہ اہل السنن عن عبداللہ بن سلام
و جب بیٹھنے اس ساعت کا تجربہ کیا ہے قبول دعا میں اثر تمام پایا وند الحمد ترک جمعہ سے
دل پر مہر لگ جاتی ہے تارک لائق اسکے ہوتا ہے کہ اوسکو آگ میں جلا دیا جائے و احادیث
صحیحہ دلیل ہیں اس بات پر کہ وقت نماز جمعے کا وقت زوال و قبل زوال کے ہوتا ہے
خطبے کا مختصر ہونا اور نماز کا مطول ہونا دلیل ہے فہم وفقہ پر جمعہ کے لیے سنت سے
ایک ہی اذان ثابت ہے کچھ ایام کے سامنے کٹے ہو کر اوسکا کننا ضرور نہیں ہے
حضرت نے ہر دو خطبہ جمعہ کو ہی ترک نہیں کیا یہ خطبہ سنت مؤکدہ ہے اسکا عربی زبان میں
ہونا اسوقت سے اسوقت تک سلفاً و خلفاً چلا آیا ہے عرب و عجم سب جگہ میں وقت
خطبے کے تحت مسجد پر ہندوست ہر ۳ شب جمعہ و روز جمعہ میں سورہ کاف کے پڑھنے کی

بڑی فضیلت آئی ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا جو نے دن جسے کے سورہ کہ کثرت
 اوسکے پانوں کے نیچے سے ابر آسمان تک ایک نور چمکتا ہو جو دن قیامت کے
 روشن ہوگا اور جو کچھ اوس سے درمیان دونوں جمعوں کے ہو اہر وہ بخشایا جاتا ہے
 رواہ ابن مردویہ باسناد کلاباس بہ اور حدیث ابی امامہ میں فرمایا جو کو شنبہ
 و روز جمعہ میں سورہ حم الدخان پڑھے اوسکے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے
 رواہ الطبرانی و الاصبہانی ۳۱ ایک عمل ہفتہ وار یہ ہے کہ ہر ہفتے میں ایک ختم قرآن
 کریم کا کرے طریقہ ختم کا کتاب الدار والدوار میں لکھا گیا ہے اور ختم فی شوقِ حرم
 ہے اس جگہ فضائل تلاوت قرآن کے لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے رسالہ فصل الخطاب
 فی فضل الکتاب میں اسکا بیان ہو چکا ہے ۴۷ اگر عالم ہو تو ہفتے میں ایک بار وعظ کرے
 وعظ میں قصہ گوئی اور روایات موضوعہ وضعیفہ کے بیان کرنے سے محترز رہے
 اگر اہل محلہ و شہر وعظ نہ سنیں تو اپنے ہی گھر والوں کو نصیحت کرے وعظ سنا سے
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قوا انفسکم واهلیکم فادار اگر ایسا نہ کرے گا تو اوس سخت ہوتا ہے
 دن قیامت کے ہوگا پہلے اپنے اہل بیت کو نماز روزہ زکوٰۃ حج پر قائم کرے اور
 مسائل ضروری سکھائے تاکہ یہ اعمال صورت مطلوب پر واقع ہوں جب ان اعمال
 قائم دائم ہو جائیں تو پھر احوال قبر و حشر و نشر و جنت و نار پر آگاہ کرے اس کو دنیا کا
 زہد اور آخرت میں رغبت پیدا ہوتی ہے اور جب تک کسی دل میں اللہ کا خوف اور
 دوزخ کا ڈر نہیں آتا تب تک بچا گناہ شکر کل ہے کیونکہ ایسے لوگ بہت نایاب ہیں

بیکسی فطرت میں گناہ سے نفرت جتنی ہو اسی دغلا کے من میں دعوت طرف انا قی
سنہ کے کرے اور سیات کے انجام بد پر اطلالی بخشے اور جو شخص عالم ہو و کسی
عالم دیندار تقویٰ شعار کا دغلا سے اور اپنے گہ والوں کو سناوئے جو لوگ ایسا
نہیں کرتے ہیں اونکا دل سخت ہو جاتا ہے اونکو کوئی حلاوت اعمال صلح کی نہیں ملتی
وہ ہر خیر سے محروم رہتے ہیں ایک عبادت ہفتے کی سووم دو شنبہ و پینشنبہ و صوم
چہار شنبہ و پینشنبہ و جمعہ و شنبہ و یکشنبہ ہے ان روزوں کی فضیلت میں حدیثیں
آئی ہیں اور صوم یوم و افطار یوم کو صوم داود علیہ السلام فرما کر افضل ٹھہرایا ہے

عمل ماہ

ایک عمل تلاوت قرآن مجید ہر اگر ہفتہ و آخر تم نکرے تو ماہ میں ایک ختم تو ضرور ہی
کرے اس کے کم پر راضی نہ ہو دوسرا عمل صوم ایام میں ہے یعنی ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ آگوروزہ
رکے جو شخص یہ روزے رکھتا ہے اور پھر ماہ رمضان میں صائم ہوتا ہے اونکو یا سلام
کے روزے رکھے ایسے کہ ہر یککی دس گنتی ہوتی ہے یا کبھی عشرہ اولیٰ میں تین روزے
رکھے اور کبھی عشرہ اوسط میں اور کبھی عشرہ اخیر میں یا ہر ایک عشرے میں ایک ایک
روزہ رکھ کر ہر ماہ میں تین روزے پورے کرے اور جب جمعہ کے دن روزی رکھے
تو ایک دن اور اسکے ساتھ ملا لے جمعرات خواہ پھر کیونکہ تمہارا روزہ جمعہ کا گروہ ہے
پھر جزا کا روادعیہ اوقات حاجات میں آئے ہیں جیسے رویت ہلال و خواہ اونکو

وقت پیش آنے حاجت کے اوسل دین پڑے یہ ادعیہ واذکار کتابت کے ہر سال
 زیادۃ الایمان میں لکھی ہیں پھر حکیمانان فقہ اسکے ذمے پر واجب ہو آسکامان نفقہ
 موافق رواج کے ہر ماہ دین بلا نقصان وقت معین پر دیتا رہے جیسے زوجہ و اولاد
 و خدام وغیرہ اگر کسی کا حق رہ جائیگا تو سخت مواخذہ ہوگا حقوق عباد کا مواخذہ
 بہ نسبت حقوق خدا کے بہت سخت ہو نیوالا ہی نری تو یہ سب یہ حق معاف نہیں ہوتا
 جب تک حقدار معاف نہ کرے بڑی ہلاکت قیامت میں مومن کو انہیں حقوق
 کی جست کر ہوگی پھر جسکے مان باپ دونوں یا ایک زندہ ہوں او کی خدمت میں
 رات دن ہفتہ و آخر بطرح موقع ہوگا رہے تخلص و حقوق بکرے مان باپ کی
 نافرمانی کرنا باوجود بجالانے اعمال صالحہ کے موجب دخول نار ہوتا ہے اللہ نے
 شکرمان باپ کا اپنے شکر کے ساتھ طلب کیا ہے بیان انکے حقوق کا رسالہ
 اسعاد العباد میں لکھا گیا ہے اگر مان باپ نہوں تو انکے لیے دعا و استغفار کرنا
 بشرطیکہ مومن ہوں بشرک نہوں پھر طالب علم اور عالم کو چاہیے کہ اسکا علم ہر مہینے
 میں ماہ گذشتہ سے زیادہ ہوتا جائے رہب زدن علی اللہ نے علم کو عبادت پر
 فضیلت بخشی ہے ایک فقیہ یعنی عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے
 ہکو دوسرے کی عبادت کی کچھ نفع حاصل نہیں ہوگا ہمارے علم سے ہکو اور خیر کو
 دونوں کو نفع حاصل ہوتا ہے لیکن اکثر جاہل بیوقوف قدر اس نعمت کی نہیں جانتے
 جتنا اعتقاد اہل عبادت کے ساتھ رکھتے ہیں اوتے معتقد علماء کے نہیں ہوتے

یہ دلیل ہے شتاوت کی حالانکہ اگر علماء خوش عقیدہ یا خوش عمل امہ کے ولی نہیں ہیں تو پھر اس کے بندوں میں کوئی بھی اس کا ولی نہ شیر بگیا عالم بالہ ہر حال میں عابد امہ سے افضل ہے جس طرح کہ سوحہ فاسق شرک متقی سے بہتر ہو تا ہی بڑی ولایت امہ کی یہ ہے کہ امہ سے ڈرے قال تعالیٰ ان اولیاءہ الا المتقون غیر متقی ہرگز امہ کا ولی نہیں ہو گا اگرچہ اس سے ظہور کرامات کا ہوا کرے ابو ہریرہ کہ تین تین بعض لوگ اس امت کے حضرت کے ارد گرد بیٹھے تھے فرمایا اگلو نی بسیت اکفل لکم بالجنة قلت ما ہی یا رسول اللہ قال الصلوة والزکوۃ والامانة والفرج والبطن واللسان رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد لا بأس بہ ولم شواہد کثیرہ اس حدیث میں تین چیزیں منجملہ منجیات کے ذکر کیں نماز زکوۃ آیت اور تین چیزیں منجملہ مہلکات کے بیان کیں تشہر سگاہ شکم زبان چہنے بیان کا سالہ لسان العرفان میں لکھا ہے سو جو شخص فعل و ترک میں تقصیر ساتھ ان صفتوں کے ہو گا وہ انشاء اللہ ناجی جنتی ہے ولہ الحمد

عمل النہام

سال کے گزر جانے پر دنیا زکوۃ کا لازم آتا ہے یہ فرض بھی مثل نماز روزہ و حج کے واجب ہے بلا تفاوت تارک عامہ انکا بموجب ادلہ کتابی سنت کا فرحلال الم والمال ہو جاتا ہے چہنے بیان ان ارکان اربعہ اسلام کا رسالہ رضوۃ الشریعہ میں لکھا

و تعلیقات میں کیا ہو بر سال میں مسلمان پر دو فرض ہیں ایک کوۃ و یاد دوسرے
 یاد رشتان کا روزہ رکھنا زکوۃ کے لیے تین مہینے بستر ہوتی ہیں ماہ صیام کا
 پہلا عشرہ ماہ ذی الحجہ کا یا پہلا عشرہ محرم کا اور اگر کسی اور مہینہ زکوۃ دیتا ہے تو
 بھی ادا ہو جاتی ہے مگر ان مہینوں میں زکوۃ دینے سے فضیلت زمان کی ہے
 ہاتھ آتی ہے اور انتظام رہتا ہے اور اجر زائد ملتا ہے نجلہ عبادات سال تمام کے
 وہ نمازیں ہیں جو حاجت کے لیے مقرر ہیں جیسے نماز کسوف یا خسوف یا آفتاب
 و خوں یا اگر پیش آویں اور نماز عیدین کہ سنت یا واجب ہیں یا دیگر صدقات کفارات
 و ضیافات جو سوای زکوۃ واجب کے ہوتی ہیں یا سفر طاعت جیسے طلب علم کے
 لیے رحلت کرنا و نحو ذلک پہر نجلہ عبادات سال تمام کے ایک صوم شش عید ہو
 اسکی جبری فضیلت آئی ہے حدیث ابو ایوب میں اسکو برابر صوم دہر کے فرمایا ہے
 رواہ مسلم و اهل السنن اور حدیث ابن عمر میں کہا ہے خرچ من ذنوبہ کیوم
 ولدتہ امہ رواہ الطبرانی دوسرے صوم یوم عرفہ ہے یہ بوجہ حدیث مرفوع
 ابی قتادہ کے کفارہ ساکنہ شتہ و سال آئندہ کا ہوتا ہے رواہ مسلم و اهل السنن
 تیسرے صوم شعبان ہے چوتھے صوم عاشورا انکی بیان آئیگا پانچویں عمرو ہر اس کا
 سال تمام ہر عاشورہ سے کہا تھا کہ انما اجرک فی العسرۃ علی قدر نفقتک اسکو حاکم نے
 صحیح کہا ہے حجاج و عمار کو ممان خدا فرمایا ہے جو مانگیں دے دے جو دعا کریں وہ قبول
 ہو اور جو خرچ کریں اسکا عوض پاویں رواہ البیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ

عن جدد جو عمر و زینان میں کیا یا تاہی او کا اجر برابر ہے کے ہر عمر اور حضرت کے
 و در احد

عمل پنجم

ساری عمر میں ایک باج کرنا بصورت استطاعت زاد و راحہ کے تمام مسلمانوں پر
 کیا مرد و کیا عورت فرض مستحکم ہے تاکہ عام حج کا باوجود مستحکم رت و وجوب کے
 کا فرض حلال الدم والمال ہر راج یہ ہے کہ وجوب اس عبادت کا فی الشوریٰ اگرچہ تاخیر
 جائز ہو اس عبادت اور جملہ عبادات واجبہ وغیرہ کے لیے مال حلال کا ہونا شرط
 ہے کہ کن اکثر جاہل اسکی پابندی نہیں کرتے کوئی قرض لیکر کوئی حبس یا گس کرچ کو جائز
 کوئی گسر سے روٹھ کر سفر حج اختیار کرتا ہے ایسے حاجیوں کو بجز محنت و تکلیف کے
 کچھ حاصل نہیں ہوتا نیکی برباد گناہ لازم آمد نے دین اسلام میں کوئی حرج و دشمنی
 رکھا ہے جس پر حج یا زکوٰۃ مثلاً فرض نہیں ہے اور سپر کوئی سواخذہ ان اعمال کے بجا نہ لانے
 پر نہ ہو گا پھر بعض حاجی نماز قضا کرتے ہیں اب ایسے حج سے کیا فائدہ کیونکہ حدیث
 سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز و روزہ و زکوٰۃ حج فرضیت میں برابر ہیں بلاتفاوت
 جس شخص نے ایک عمل ان میں سے کیا اور تین یا دو عمل نہ کیے تو وہ مسلمان نہیں ہے
 ابن عباس فرماتے ہیں عربیہ اسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن اسئل لاسلام
 من ترک واحدہ منہن فهو کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلوٰۃ

المكتوبة وصوم رمضان رواه ابو يعلى باسناد حسن ووسر القضاة برسم ترك
 منهن واحدة فهو بائنه كما فرو ولا يقبل منه صرف ولا عدل وقد حل دمه و
 ساله يعني اسلام کی رسی اور دین کا قاعدہ تین چیزیں ہیں خیر اسلام کی بنیاد ہے
 جس کی شخص نے ایک چیز کو بھی اونہیں سے ترک کیا وہ کافر ہے اور کا خون حلال ہے
 ایک شہادت توحید دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا پھر فرمایا کہ اور کا
 فرض و نفل کچھ بھی مقبول نہیں ہے بلکہ اور کا خون و مال حلال ہے زید بن نعیم
 حضرمی کا لفظ رفعایون ہر اربع فرضہن اللہ فی الاسلام فمن اتى بثلاث لم یغنی
 عنه شیئاً کتبت یا تی جن جمیعاً الصلوة والزکوة وصیام رمضان وحج البیت
 رواه احمد وهو مرسل یہ حدیثیں دلیل ہیں اس بات پر کہ حکم ان چاروں رکن اسلام
 کا فعل و ترک میں یکساں ہے اور ذکر ان کا جدا جدا بہت حدیثوں میں آیا ہے اور ہر ایک
 رکن کے ترک پر وعید شدید کفر و تارکی فرمائی ہے تارک نماز کو عذابنا تک کہ وقت
 نکل گیا کہ فرمایا ہے اور تارک حج کو باوجود استطاعت کے مثل یہودی یا نصرانی کے
 فرمایا ہے اور تارک زکوٰۃ کو تارکی تہمیرایا ہے اسی طرح تارک صوم کو بلا عذر عیاذ باللہ
 الغرض حج وہ عبادت ہے جو کہ تمام عمر میں ایک بار فرض ہے اور اگر کوئی صاحب شوق
 مکررہ کر حج بدون ارتکاب منہیات و بدعات کے بجالاے تو یہ اس کی سعادت ہے
 ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ لکن مستورات کے حق میں یہ افضل ہے کہ حج فرض ہے
 قصر کرین بار بار حج نفل کے لیے گھر سے باہر نہ نکلیں حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے

کہ حضرت نے سال حجۃ الوداع میں اپنی بیویوں سے فرمایا تھا صدقہ فطر اور زکوٰۃ
 رواہ احمد و ابویعلیٰ و اسنادہ حسن یعنی اس حج کے بعد اب تم چائی پڑھو
 اس حدیث کو طبرانی نے اس حدیث سے ہی روایت کیا ہے روایات کے ثقافت میں ابن عمر
 کا لفظ یہ ہے کہ انما فی ہذا فی علیہ بظہور الحصر رواہ الطبرانی احادیث
 میں ترغیب حج و عمرہ کی اور فضیلت ان اعمال کی آئی ہے اور عائشہ سے فرمایا تھا
 کہ ان اللہ من اجر علی قد رخصک و نفقتک رواہ الحاکم و قال صحیح علی
 شرطہما یعنی تیرا اجر بقدر تیری تکلیف و مصرفہ کے ہے جو صرفہ حج میں ہوتا ہے
 اوسکا اجر سات سو گنا ہے اسکو احمد و غیرہ نے برید سے رقمار روایت کیا ہے
 حج میں تواضع کرنا اور تبذل کرنا اور کم قیمت کپڑے پہننا باقتدار انبیاء علیہم السلام
 مرغب فیہ ہے حضرت کا پالان شترچ کل سامان چار درہم کے قیمت سے زیادہ تھا آسکو
 ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے سجاد اقصیٰ سے احرام باندھنے کی بڑی فضیلت
 آئی ہے اسی طرح ہر نساج کے جیسے طواف و استلام حجر اسود و رکن بیانے
 و فضل بتام و دخول بیت و رمی جراحق راس و شرب آب زمزم و نحو ہذا

ذکر شہادۃ المحرم الحرام

شروع سال ہجری کا اسی مہینے سے ہوتا ہے احادیث صحیحہ میں مشروعیت صوم
 عاشوراء کی آئی ہے تاخ و وجوب و نسخ استیباب کا نہیں ہو سکتا صحیحین میں ابن عباس

سے آیا ہر کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت نے کسی دن میں فضل ایام بھکر روزہ
 رکھا ہو مگر اس دن میں اور نہ کسی مہینے میں مگر ماہ رمضان میں ایک جماعت
 صحابہ سے سمجھیں وغیرہ میں آیا ہر کہ حضرت نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو
 حکم روزہ رکھنے کا دیا پھر فرمایا کہ یہ دن عاشورے کا ہے اس دن کا روزہ تیس
 فرض نہیں ہے لیکن میں روزہ دار ہوں جسکا جی چاہے وہ آج روزہ رکھے
 اور جسکا جی چاہے وہ افطار کرے آج عمر کرتے ہیں اہل جاہلیت اس دن روزہ
 رکھتی تھی حضرت نے اور مسلمانوں نے قبل فرضیت رمضان کے اس دن روزہ رکھا
 حضرت نے فرمایا یہ دن ایک دن ہر ایام خدا سے جو کوئی چاہے اس دن روزہ رکھے
 رواہ الشیخان حدیث ابو قتادہ میں فرمایا ہر کہ صوم یوم عاشور اکفاره ایک سال
 گذشتہ کا بتا ہر شاہ مسلم یہ بھی صحیح مسلم میں آیا ہر کہ جب آپ نے اس دن روزہ رکھا
 تو لوگوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے جسکی ہیود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں فرمایا سال آئندہ
 انشاء اللہ ہم نہم محرم کو بھی روزہ رکھیں گے وہ سال نہ آئی کہ آپ کی وفات ہوئی
 دوسری روایت میں یوں ہے کہ تم روزہ رکھو نہم و دہم کو اور مخالفت کرو ہیود کی
 اکثر اہل علم نے کہا ہر کہ نہم کا روزہ رکھنا ہمراہ دہم کے مستحب ہے لیکن سوئم ٹھیکرانا
 اس ماہ کا جس طرح جہال کرتے ہیں اور ماتم کرنا اس ماہ میں جس طرح روافض کرتے ہیں
 بدعت مکفروہ صاحب سفر السعاده نے کہا ہر کہ جتنی حدیثیں فضیلت محرم میں
 آئی ہیں سو ا صوم یوم عاشور کے وہ سب موضوع و مقتری ہیں اسکی تصریح

ابن التیمیح نے بھی کہا ہے اور جو حدیث توسع رزق کی خیال پر اس میں آئی
 ہے شیخ الاسلام ابن تیمیح نے اوپر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس باب میں کوئی
 حدیث طریق صحیح سے وارد نہیں ہوئی اور امام احمد نے کہا لا یصح عقبہ نے کہا
 کہ اس کی اسناد میں لین ہے وحسنہ ابن حبان ظاہر کلام بقی ہی ہے
 لفظ حدیث مذکور کا یہ ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے اوسع علی عیالہ واهل
 یوم عاشوراء اوسع اللہ علیہ سائر سنۃ رواہ البیہقی وغیرہ من طرق وعن
 جماعة من الصحابة قال البیہقی هذه الاسانید وان كانت ضعيفة فلی اذا
 ضم بعضها الی بعض فخذت قیقا واللہ اعلم

ذکر ماہ صفر

در بارہ صفر وہی تطیر بصر احادیث کثیرہ بطرق متعددہ آئے ہیں اہل علم و فضل
 ہے کہ مراد صفر سے کیا ہے کسی نے کہا پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جو وقت بہت
 کے کاٹتا ہے کسی نے کہا ایک کیر ہے کسی نے کہا مینا ہے بعد محرم کے اس میں
 آفات و فتن و مصائب بہت کثرت سے ہوتے ہیں شارع نے اس اعتقاد کے
 نفس کی اور اسلام نے اس کو بطل ٹھہرایا کسی نے کہا کہ مراد ٹیسی ہے یعنی تاخیر محرم
 کی صفر تک کہ صفر کو محرم ٹھہرا ہے عجیب نے کہا اسکے سوا اور بھی اقوال ہیں حاصل
 جملہ اقوال کا یہی تین قول ہیں ایک یہ کہ مراد مینا ہے دوسرے یہ کہ مراد کرم ہے

تیسرے یہ کہ مراد نسی ہے کوئی حدیث فضائل و صفہ میں یا اس کے ذمہ میں نظر سے
نہیں گذری جو اعمال حسنہ ہر مادیہ میں کیے جاتے ہیں وہی عمل صالح اس مادیہ میں ہی
کرے اور جو اعتقاد اہل جاہلیت حق میں اس مادیہ کے رکھتی تھی اس سے نیز اس سے
کیونکہ وہ مستلزم شرک کو ہوتا ہے اور اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشے گا خواہ صغر کا شرک
ہو یا اور کوئی انواع شرک کا بیان رسالہ دعایۃ الایمان میں تفصیل وار لکھا گیا ہے

ذکر مادیہ بیع الاول

حضرت کی ولادت و وفات اسی مہینے میں ہوئی تھی ۱۲ بیع الاول کو اس مادیہ کو
واسطے احتفال مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسم شہیرانا باکھل بنے دلیل ہے
ایک جماعت اہل علم نے قدیم و حدیث اس احداث کو بدعت ضلالت کہا ہے جیسے
شیخ احمد سہروردی مجدد الف ثانی اور شاذ ولی المدحت دہلوی اور قاضی محمد علی
شوکانی نقشبندی وغیرہم اور جس نے بدعت حسنہ کہا اس نے غلط فاحش کیا ایسے
کہ کسی حدیث مرفوعہ صحیح یا حسن یا ضعیف و حسن کسی بدعت کا ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ
کل یہ کل بدعت ضلالت حدیث صحیح ہر اسکے نیچے ہر فرد بدعت کے داخل ہے بدعت
کے بہتر درجہ میں ایک دروازہ یہ بھی ہے جس سے جملہ اہل سنت بھی بدعت میں
داخل ہو گئے ہکو کوئی حدیث فضیلت میں اس شہر کے نہیں ملی اور نہ شارع نے
ہکو حکم دیا ہے کہ ہم ولادت کی خوشی میں محفل آرائی و معصیت پیرائی کیا کریں اور نہ

ہمارے سنت مسلح میں کسی نے یہ کام اس نام و نشان و عنوان و اختتام سے
 کیا تھا حالانکہ جو محبت اور نگو خیر الانام سے تھی وہ کسی خاص عام میں اس وقت پائی
 نہیں جاتی ہے جو کوئی حضرت کی محبت کا معنی ہو پھر بدعتی بھی ہو تو وہ مغرور یا
 مجنون ہو حالانکہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مان باپ و راوی اور لاد و پیش
 و بیگانہ و تمام شائق سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ پھر ایمان کو سلام ہو اس محبت کا
 بیان احادیث صحیحہ میں آیا ہے اسی طرح پر ہکو چلنا چاہیے ہکو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنی
 طرف سے کوئی راوی و رسم تازہ و واسطے اظہار و اثبات محبت کے نکالیں اور بدعتی
 شیعہ میں حالانکہ علماء حنفیہ نے بھی یہ تصریح کی ہے کہ ادنیٰ سنت پر عمل کرنے سے دل میں
 نور آتا ہے اور بدعت حسنہ کرنے سے دل سیاہ پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ نوبت ختم و رین
 و طبع کی آجاتی ہے عیاذ اللہ شیخ عبدالحق نے یہ بات ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھی ہے
 اور ملا علی قاری نے معراج میں فرمایا ہے کہ استیجا کرنا طریقہ مسنون پر بہتر ہے
 مگر سرور باطنی سے اور مجدوح نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ جس سے نام و نشان
 صوفیہ و علما کا ہوتا ہے اس جگہ حق طرف علما کے ہوا کرتا ہے و لدہ الرحمہ و انتہ علی ذلک

ذکر ماہ ربیع الآخر

اس مہینے کی فضیلت میں کوئی حدیث کسی کتاب حدیث میں نہیں ملی شیخ عبدالحق
 دہلوی نے کتاب ثابت بالسنہ میں یہ لکھا ہے کہ اس مہینے میں شیخ عبد القادر جیلانی

کی وفات ہوئی تھی اور اذکار عرس نہم ربیع الآخر کو ہوتا ہے اور شہر یار محمد
 ربیع الآخر ہے بہر قسم وفات کا اور آسمان عرس کا ذکر کیا ہے سو کسی سلمان کے
 وفات کے عالم ہو یا صوفی کسی مہینے میں غنیمت اوس مہینے کی ثابت نہیں ہو
 ہر اگر یہ بات ہوتی تو وہ شہر جو جن وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا
 وفات خلفاء راشدین مع بقیۃ عشرہ مبشرہ ہوئی تھی یا وفات ایہ اہل بیت
 و دیگر صلحاء و اولیاء امت کی واقع ہوئی ہے افضل شہر و ایام شہرتی
 حالانکہ اس بات کا راجحہ ہی کسی آیت یا حدیث یا قول امام و مجتہد سے ثابت نہیں
 ہو ایسی حال اعراس کا ہر کہ نہ نقل سے ثابت ہو نہ عقل سے کہ ان فعل بعض شایخ
 کا ہر سو وہ کچھ حجت نہیں ہے بلکہ بطرح اکثر رسوم اوٹکے بے اصل ہیں اسی طرح
 یہ عرس ہی ہر اس بدعت کی نہی باز پرس ہوگی و نصیحت نامہ شاہ ولی اللہ محدث
 دہلوی میں لکھا ہے نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ستدور سوم ایشان پنجہ نمی ارزد
 اس بدعت کی وجہ سے ایک جہان پیر پرست گور پرست ہو گیا ہے اور لوگ دست
 بجا آوری اس عرس کے منزلوں کا سفر کر کے قبور بلاد و و ر دست پر جانے لگے
 حالانکہ سفر واسطے مجرد زیارت قبر کے بھی شرعاً ثابت نہیں ہے بہر عرس کے لیے
 جانا کجا روز و تاریخ وفات کو دن عرس کا قرار دینا ایک طرح کی جرات ہے اللہ
 رسول پر اس لیے کہ یہ وفات مصداق لفظ عرس کی اوسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ
 کسی کا خاتمہ ایمان پر ہونا یقیناً معلوم ہو جاے سو یہ بات ہوا اون لوگوں کے

جس کے لیے سنت سے شہادت و غفرت کی یا بشارت و عذاب کی دی ہو دوسرے کو
 حاصل نہیں ہے کہ کتنا ہی بڑا عابد زاہد ولی صالح یا عالم عالم متقی کیون نہ ہو
 عقیقہ و ہر سارے اہل سنت و جماعت کا جس کو انہوں نے کتب اہل بیت میں
 لکھا ہو ان کو ہم متقی صالح دیکھتے ہیں یا عابد زاہد پاتے ہیں اور اسکے حق میں ہر
 مسلمان سے لکھن یہ گمان ہمارا مستثنیٰ اس کو نہیں ہے کہ ہم اس کی وفات کے بعد
 شادی کا دن پیرا کر ایسے کام اس کی قبر پر یا گھر میں یا لائین جیسا حکم پرکوشاخ
 نہیں دیا ہے حدیث صحیح عائشہ میں رخصا آیا ہے من احداث فی امرنا هذا لیس
 فہو درواہ الشیخان و ابوداؤد و لفظہ من صنع امر اعلیٰ غیر امرنا فہو
 رد ابن صابغہ فی روایۃ مسلم من عمل علی علیہ امرنا فہو رد ابن کثیر
 عام اس حدیث کے شامل ہیں ہر امر جدید و نو پدید و احداث و بدعت کو کوئی فرد
 کسی بدعت ادنیٰ اعلیٰ کی ایسی نہیں ہے جو کہ دائرے سے اس عموم کے خارج
 ہو سکے یہ حدیث تقسیم بدعت کی بھی جزو کا شتی ہے قبل الاوطار میں کلام میں
 مستثنیٰ پر اس حدیث کو کیا ہو اور وہ دلیل الطالب میں بھی مقول ہے

ذکر جمادی الاولیٰ و جمادی الآخرہ

ان دو ماہ کے فضل میں کوئی آیت یا حدیث نظر سے نہیں گزری شیخ عبدالحق
 دہلوی نے بھی ان دونوں مہینوں پر کچھ کلام رسالہ ماثبت پابستہ میں نہیں کیا

جو عبادت رات دن یا ہفتہ یا مادیں شرعاً ثابت ہیں اور نہیں عبادت پرانے
 مادیں ہی راوست کے میری ولادت روز کیشنبہ وقت یکپاس اہل
 ۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۳ ہجری کو ہوئی تھی اب ماہ شعبان ۱۲۳۳ ہجری کو درہ
 سے میں تریل ہوا پال ہون اور قرین اقبال و مدح کیشنبہ کو لغت عرب میں
 یوم اللہ کہتے ہیں اللہ نے ہمارے قائل قل ہوا اللہ پرید کیا ہر جس وقت میں عدم
 وجود میں آیا وہ وقت اشرق کا تھا اللہ نے میرے سینہ کی کینہ کو مشرق آفتاب
 علم شرع و توحید بنایا ہے واللہ اعلم

ذکر ماہ رجب المرجب

شیخ نے ثابت بالسنہ میں کچھ احادیث فضائل رجب کے لکے ہیں بخلاف ان کے
 اکثر احادیث موضوع و منکر ہیں اور بعض نہایت ضعیف پھر خود ہی یہ بھی فرمایا
 فضلاء احادیث ذکر فیما عندنا من الکتب و لم یصح منہ ما قالوا اتی
 وغالبہ الضعیف و جلوا موضوع اتی حافظ ابن حجر کی ایک کتاب تیس رجب
 نام ہوا وہ میں احادیث فضل رجب پر کلام کیا ہوا و رجب کو لیاقت اصحاب سے
 خارج بتایا ہر شیخ علامہ قاضی القضاۃ میں محمد بن علی شوکانی رح نے کتاب الہجر
 میں لکھا ہر لہر دینی رجب علی الخصوص سنہ صحیحہ و لاحسنہ و لاحسنہ
 ضعیفہ اخفیاً بل جمیع ماسر وہی فیہ علی الخصوص اما موضعہ ملک و

ضعف شدید الضعف وقایہ ما یصلح للتبانی به فی استنباط صوری
 ما رویدنی حدیث الرجل الباهلی ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال
 رحمہم اللہ اشہر الحرم ورجب من اکابرہم بلا خلاف وھذا الحدیث اخر
 احمد وابوداؤد وابن ماجہ لکنہ لا یدل علی شہرہم علی الخصوص
 ہر کہاجر کہ اولی ہر کہ یون کہا جائے کہ روزہ اشہر حرم کا شہر ہر اس لیے کہ
 اس پر مشہور میں لیں آئی ہر جسطرح کہ بعد صیام رمضان کے صیام شہر حرم کو افضل
 شمیرایا ہر اور یہ حدیث ابن عباس کہ حضرت نے نبی کی ہر صوم رجب ہر
 سب اس کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں ایک زید بن عبد الحمید دوسرا داؤد
 بن حنظل لکن یہ حدیث باوجود این ضعف شدید ہے کہ اس حدیث جو میں استنباط
 صوم رجب کا آیا ہر قوی تر ہے تخریضی اللہ عنہ لوگون کو مارتے اور کہتے کہ بیعت
 والے اس میں کی تعظیم کرتے تھے اور حدیث زید بن سلم میں آیا ہر کہ حضرت ہر حال
 صوم رجب کا دریافت کیا فرمایا تم شعبان کو چوڑ کر کہ میرے یہ حدیث میں ہے
 رواہ ابن ابی شیبہ اس میں میں لیلة الرغائب در بیان اکثر لوگون کے معروضا
 ہر پہلی رات جمعہ رجب کی ہوتی ہر مشائخ نے اس رات کے لیے ایک نماز ایجا
 کی ہر جس کا اہل حدیث نے سخت انکار کیا ہر اور اہل علم نے اس کے ابطال میں مستقر
 کتابین کہی ہیں ابن حجر مکی نے اپنی کتاب میں اور سب نمازون کو جمع کیا ہر
 جس کی اصل سنت و ثابت نہیں ہر پھر اور سب کو بوج منکرہ شمیرایا ہر مگر ثابت

ہستہ میں شیخ عبدالحق دہلوی نے اس شب اور اس نماز کی بڑی ہمد و فرمائی ہے
 ایسے ہی وجود سے بعض متقیین نے او کو سنی شست و خنی حست کہا ہر سال ایک
 بدعت ہونا اس نماز کا روشن تر ہر اس کے کہ کوئی انسان او کے ابطال میں
 اشتغال کرے اور وقت عزیز کو ضائع فرماے شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ مکتوب حبیب
 مشائخ صوفیہ سے او کا انتشار کرنا اسی بنیاد پر تھا کہ بعض مشائخ اس نماز کے
 قائل ہیں امام غزالی رحمہ نے بھی ذکر اس نماز کا کیا ہے اور ترکیب و سکی تباہی ہے
 سو مجرد قول مشائخ و فعل و راویں سے کوئی عبادت ثابت نہیں ہو سکتی چوتھیک
 اہل علم حدیث و قرآن او کے قائل نہوں اس جگہ وہی کلیہ حضرت مجدد کا درست
 ہے کہ سنی مختلف فیمہ صوفیہ و علما میں ہمیشہ حق طرف علما کے ہوتا ہے اور وہ کو
 شیخ صوفی یا عالم صافی ہے جس کے کسی جگہ خطایا سو یا نسیان یا غلط یا قیاس
 غیر خبر و جو دین نہیں آیا ہر اس جگہ واسطے عمل کے یہ میزان عدل الہی قائم ہے ہر
 عبادی الذین یستمعون القول فیذنبون احسنہ اولئک الذین صدق اللہ
 واولئک ہم اولو الالباب اسی آیت سے یہ شکل سائر ہی ماخوذ ہے خذ مناصفا و
 دع ما کدرہا من ماہ رجب میں حضرت کو مخرج ہوئی تھی کسی نے کہا، ہر رب
 وقت شب کے ہوئی تھی مشہور دیار عرب میں اسی طرح ہوا اور بعض نے کہا حج یہ
 کہ ارخصان یا ربیع الآخر کو کے میں سال دوم میں بعثت ہوئی تھی واللہ اعلم
 الغرض جتنے بدعات اس ماہ میں طرف سے عوام و خواص صوفیہ وغیرہ جہاں کے مروج

بہار خلافت میں سوسن اپنی دین پر عقل رکھتا ہر وہ نہیں جانتا کہ کسی نے
 میں ایک ہی امر شہید میں گرفتار ہو کر اسلام کو برباد دے حدیث میں فرمایا ہے
 المؤمنون وقافون عند الشبهات ۴۶

ذکر شہر شعبان

اس ماہ کے حق میں ادرہ صحیحہ آئی ہیں فائزہ صدیقیہ قرآنی ہیں بقدر روزے
 حضرت اس ماہ میں کہتے کسی مہینے میں نہ کہتے گویا تمام ماہ روزہ دار رہتے یہ حدیث
 صحیحین میں غیر مسلمہ اس کی طرف سے بالفاظ چند آئی ہے دوسرے لفظ یہ ہر کان
 صومہ الاقلیلا بل کان بصومہ کلاہ ام سلمہ کا لفظ نزدیک اہل سن کے یوں ہے
 کہ روزہ نہ کہتے سال میں کسی ماہ کا تمام ماہ مگر شعبان کا کہ اس کو رمضان کی جگہ لیتے
 ابن ماجہ کا لفظ یہ ہر کان بصوم شعبان ورمضان وحسنہ الترمذی
 شیخ نے ثابت بالشتہ میں وہ حدیثیں لکھی ہیں جو فضیلت شب نصف شعبان
 میں بالخصوص آئی ہیں اور ایک جماعت صحابہ سے رفعا و وقفا نزدیک پہنچی
 وغیرہ کے مروی ہیں اسی طرح وہ احادیث جو قیام شب نیمہ شعبان میں اور
 قیام یوم شعبان میں وارد ہیں اسی طرح وہ اذکار و ادعیہ جو کہ اس بارے میں
 آئے ہیں سو کتاب تغریب تہذیب ہندوی احادیث مذکورہ پر مشتمل ہے بلکہ ہند
 میں یہ رسم ہے کہ اس ات کو دیواروں و گہروں پر چراغ جلاتے ہیں آتش بازی

کرتے ہیں سو یہ بدعت سخت شنیع و فطیح ہے اور بالکل بے اصل بلکہ اسکا گناہ کبیرہ ہے
 یسینا ثابت ہوتا ہے اسلیکے کہ شب اسٹے قیام و ذکر کے ہے اور دن اسٹے صیام
 و فکر کے اور کسی ضد میں اس ات اشتغال بہو و لعب محرم کرنا بی شہرہ و کبیرہ ہے
 یہ بدعت سوا ایسا دھند کے دیگر بلاد و اقالیم میں سنی دیکھی نہیں گئی نام کے مسلمانوں
 نے جو کام شکرین کا کرتے ہیں اس تمامے کو رسم ہنود سے اشتقاق کیا ہے
 اور نئے یہاں در والی ہوتی ہے اسکے یہاں شب برات سے پہلے جسے روشنی
 چراغان نکالی براکت ہے یہ اصل میں آتش پرست ہیں ان جہلہ اسلام نے اس شرک کو
 جو رسم ہنود و دونوں سے اخذ کیا ہے وضائے اللیلۃ بالبارحۃ

ذکر شہر پارک رمضان شریف

یہ عینا صیام و قیام کا ہے اس مہینے کا تمام ماہ روزہ رکنا ایک کن ہے اسلام کا
 کتاب سنت و دونوں سے فرضیت و فضیلت اس صیام و قیام و ماہ کی خوبی و مہمت
 ہے احکام صیام و قیام کے رسائل فقہ سنت میں لکے گئے ہیں مختصر تعلیم الصوم ہی
 اشترک ہے سلمان فارسی کہتے ہیں حضرت یعنی ع ماہ تمام پہاڑت علی علیہ السلام
 نے بکو خطبہ سنایا آخر روز ماہ شعبان میں اوسمین یہی ارشاد کیا کہ ای لوگو تمھارے
 پاس ایک بڑا مینا آیا برکت والا اسمین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار شب سے
 اس نے اسکے روزوں کو فرض کیا ہے اور قیام شب کو نفل شہر یا تحسے تقریب کیا

اس ماہ میں ساتویں شخصیت تیر کے وہ مثل اور اس شخص کے بیٹے کوئی فرزند ادا
 کیا کسی اور ماہ میں ہو اس ماہ کے اور سبب شخص نے اس ماہ میں کوئی فرزند ادا کیا
 وہ مثل اور اس شخص کے بیٹے ستر فرزند ادا کیے اس ماہ کے سوائے مہینا ہر مہینہ
 ستر کا بلا استثنا یہ مہینا ہر سو اسات کا لینے کو اس نے پلاسٹے کا راہ خدا میں
 یہ وہ مہینا ہر مہینہ رزق یا غدار کا زیادہ ہوتا ہے جو کوئی اس میں کسی روزہ دار کا
 روزہ مکمل کرتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہوتی ہے
 اور اس کو برابر صائم کے اجر ملتا ہے بغیر اس کے کہ صائم کے اجر میں سے کچھ کم ہوتا ہے
 کہا کہ رسول خدا ہم سب اتنا تمہیں پاتے کہ صائم کو افطار کرا میں فرمایا اللہ یہ ثواب
 اس کو دیتا ہے جسے کسی کا روزہ ایک قطرہ شیر یا ایک انہ کھجور یا ایک گھونٹ
 پانی پر افطار کرایا اور جسے روزہ دار کو کھانا کھلایا اللہ اس کو میرے جوف سے
 پانی پلائیگا وہ پہر بھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں جاسے یہ وہ مہینا ہر جس کا
 اول حسرت ہے اور اس کو سزا شرف اور آخر آزادی ہے اس سے اور جو تخفیف کی
 کام کی اپنے غلام سے اس ماہ میں تو اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے
 استخراج اللہ تعالیٰ فی شعبہ ایمان میں کتاہوں فضائل رمضان و صوم قیام
 رمضان میں احادیث کثیرہ صحیحہ آئے ہیں اگر کوئی حدیث بھی نہ آتی تو یہی ایک حدیث
 کفایت کرتی ہے اس ماہ میں ان شکاف کرنا فضیل ہے اور مہینوں سے خصوصاً عشرہ
 مہینہ رمضان میں زیادہ تر تاکید اس کی آئی ہے اس ماہ میں کوشش کرنا عمل صالح میں

نسبت اور ایام کے سبب مسنون ہر خصوصاً قیام کرنا شبہای لیلۃ القدر میں
 رہیں دیدہ شب زندہ وار خوشی تہنم کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را
 لکن تعین میں اس رات کے اختلاف ہر شوکانی ح نے شرح منتقی میں ۴ قول نقل
 کیے ہیں مع دلیلوں کے پہر رائج کو مرجع سے جدا کر کے بتا دیا ہر منظر غالب کا
 شبہای طاق عشر آخر ہر خصوصاً شب بست ہفتم واداعلم لکن جب کو سب نجات
 پر حرص ہو وہ جملہ لیالی میں اس کی جستجو کرتا ہو

بہ جستجو سے نیابہ کسی مراد و لے کہ سے مراد بیاد کہ جستجو دارد و
 حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جسے روزہ رکھا اور قیام کیا شب قدر کا ایمان و
 طلب اجر کے لیے اس کے سارے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الشیخان دوسرا
 لفظ انکار فاعیہ ہے کہ آیا پاس تمہارے مہینا رمضان کا یہ مبارک مہینا ہو آمد نے
 اس کا روزہ تپہ فرض کیا ہو اس مہینے میں دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اور
 جہنم کے بند ہو جاتے ہیں سرکش شیاطین جکڑ بند کر دیے جاتے ہیں اس میں ایک
 رات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اس کے خیر سے محروم رہا وہی حرام نصیب
 ہو رواہ احمد والنسائی

ماہ شوال

یہ مہینا پہلا مہینا ہے اشہر حج کا اس میں دن پر عید و مغفرت و نوب کا احکام اس

اس عید کے مسائل فقہ سنت میں شنبہ امین نماز عید کی ستائیں سنت صحیحہ کے ادا کرنا چاہیے نہ موافق تقلید مذہب کے یہ نماز واجب ہے جسے بیان اس کا صلح الحکام ضروریہ ہو غلط ہے میں کیا ہو اس نماز میں سنت ہر نہ نفل نہ قبل اور نہ بعد یہ نماز دو رکعت ہر قرات سے پہلی رکعت اولیٰ میں سات تکبیریں ہیں دوسری رکعت میں پنج تکبیریں سپرد و خطبہ بعد نماز کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ کل ہر میں شریفین زاد شرفنما ہی ہے کہ اولیٰ رکعت میں سات اور دوم میں پنج تکبیر قبل قرات کے ہوں پہر اسی کو راجح ٹھہرایا ہے یہ دونوں خطبہ مندوب ہیں نہ واجب اور قبل نماز کے اس کا یہ خطبہ پڑھنا یا بیٹھ کر پڑھنا بدعت ہے

ماہ و تقیّدہ

ہم کو کوئی حدیث فضیلت پر اس ماہ کے نہیں ملی مگر یہ مہینا ہی اشہر حرم میں ہے ہر یہ کیا کم فضیلت ہے حاجی اس ماہ میں احرام حج یا عمرہ کا باندھ سکتا ہے باقی لوگ جمع عبادات معمولہ یوم و لیلہ و اسبوع بجا لائیں

ماہ ذی الحجہ

یہ خاص مہینا ادا می و فریضہ حج کا ہے عشر ذی الحجہ کے فضائل احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اس جگہ ہی ایک حدیث کفایت کرتی ہے کہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے

ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من هذه الأيام العشر قالوا
 يا رسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله قالوا ولا
 الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله ألا رجل خرج بنفسه وماله
 فلم يرجع من ذلك بشيء أخرجه البخاري اسی طرح فضیلت و انتخاب صیام
 عشر ذیحجہ کا بخصوص آیا ہے مراد تو دن میں انہیں سب سے زیادہ ہو کہ ترصوم یوم
 عرفہ ہے لیکن واسطے حاجی کے بلکہ اوسکے لیے جو کہ میں نویہ روزہ گزارے
 ذنوب دو سالہ ہوتا ہے گزشتہ و آئندہ اس دین قربانی ہوتی ہے یہی سچی جاتی ہے
 پیام تشریق میں تکبیر پکاری جاتی ہے احکام حج کے تعلیم الحج و ایضاً الحج و عمرہ اور
 میں گئے گئے ہیں عمدہ تقریباً س ماہ میں ذبح اضحیہ ہر خون زمین پر چھو گئے ہر
 اور قبول پہلے ہو جاتا ہے مگر مال حلال سے ہو نہ حرام سے ئن ینال الله لیسوا
 ولا دماؤھا ولكن ینالہ التقویٰ سنکہ آج بیچم شعبان روزہ شنبہ ۵
 ہجری کو یہ رسالہ ایک وزین ختم ہوا ختم اللہ لنا باحسنی و زیادۃ و رزقنا فی دار
 الآخرۃ حسن الباب الساعۃ و الحمد لله اولاً و آخراً